قسط نمبر ۱۰

اجتہاد اور اس کے نئے آفاق

پندرھویں صدی کی ایک تجدیدی ضرورت۔

از مولانا محمد شہاب الدین ندوی۔
ناظم فرقانیہ اکیڈمی ٹرسٹ، بنگلور ۵۷

شریعت اور فقہ کا تعلق

اسلام کا دعویٰ ہے کہ وہ ایک کامل اور ابدی مذہب ہے، اور اس کی شریعت نہ صرف سارے جہان کے لئے بلکہ تمام زمانوں کے لئے بھی خدائی قانون ہے۔ تو اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا اسلامی قانون میں قیامت تک پیش آنے والے تمام مسائل کا احاطہ کر دیا گیا ہے؟ تو اس سلسلے میں صحیح بات یہ ہے کہ اسلامی شریعت یا قانون میں تمام مسائل کا احاطہ لفظاً تو نہیں البتہ معنوی طور پر ضرور ہے۔ یعنی اصولی اعتبار سے اس میں سارے مسائل کا حل ضرور موجود ہے۔ اسلامی شریعت میں چند ایسے اصولی احکام و قواعد موجود ہیں جن پر قیاس کر کے ہر دور میں ان کے منشا و مفہوم کے مطابق نئے نئے مسائل کا حل معلوم کیا جا سکتا ہے۔ اور اسی کا نام قیاس و اجتہاد ہے۔

دورِ قدیم میں علماء و فقہاء نے اس سلسلے میں اقدام کرکے ایک عظیم الشان ذخیرہ ہمارے لئے تیار کر دیا ہے۔ جو ہمارے لئے ایک بہترین مثال و رہنما کا کام دے سکتا ہے۔ فقہائے کرام کا تیار کردہ یہ ذخیرہ آج ہمارے سامنے "فقہ[1]" اور "اصولِ فقہ[2]" کے عظیم الشان دفتروں کی شکل میں موجود ہے۔ اور سارا ذخیرہ دراصل قرآن اور حدیث کے اصولی احکام یا اُن کے "نصوص" (واضح اور صریح بیانات) کی روشنی میں مرتب کردہ ہے، جو ہمارے لئے ایک "نظیر" یا RULING کا کام دے سکتے ہیں۔ اور اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے چھوٹی عدالتیں کسی بھی فیصلے کے سلسلے میں اپنے سے اوپر والی عدالتوں یعنی سپریم کورٹ اور پھر ہائی کورٹ کے فیصلوں کی پابند ہوتی ہیں۔ اور ان کے فیصلوں (RULINGS) کو بطور نظیر اختیار کرتی ہیں۔ اس اعتبار سے کسی ملک کے دستورِ اساسی کے ابہامات و اجمالات کی تشریح و توضیح کا سب سے پہلا حق سپریم کورٹ کو ہوتا ہے، پھر اس کے بعد ہائی کورٹ کو اور اس قسم کی تمام تشریحات اور فیصلے ماتحت عدالتوں کے لیے قابلِ حجت ہوتے ہیں۔

یہی حال اسلامی شریعت کا بھی ہے۔ اگر اسلامی شریعت کو ایک بنیادی دستور (CONSTITUTION) تسلیم کر لیا جائے تو اس کے ابہام و اجمال کو دور کرنے کے سلسلے میں صحابۂ کرام اور ائمۂ دین کی تشریحات اور ان کے وضع کردہ اُصول و قواعد بھی بعد والوں کیلئے ٹھیک اسی طرح نظیر یا "رولنگ" کے

---

[1] "فقہ" کے لغوی معنی فہم یا سمجھ بوجھ کے ہیں۔ اور اس کے عرفی معنی دین کی سمجھ بوجھ کے ہیں۔ جبکہ اصطلاح میں اس کا اطلاق اُن احکام و قوانین پر ہوتا ہے جنکو فقہاء نے قرآن اور حدیث سے مستنبط کر کے مرتب کیا ہو یعنی "مجموعۂ قوانین" یا "احکامِ شریعت کا علم"....

[2] اس سے مراد وہ اُصول جن کی بنیاد پر فقہ مرتب کی جاتی ہے۔

متبع پہنا نظر آتے ہیں، جنہیں نہ تو نظر انداز کیا جا سکتا ہے اور نہ ان سے مستغنی ہو کر قیاس و اجتہاد کیا جا سکتا ہے۔

خلاصۂ یہ کہ اوّل تو قرآن مجید کے ابہام و اجمال کو حدیث رسُول کی مدد کے بغیر سمجھنا ممکن نہیں ہے۔ پھر قرآن اور حدیث (جو کہ شریعت کا اصل مدار ہیں) کے اجمالات و ابہامات کو صحابۂ کرام اور ائمۂ مجتہدین کی تشریح و توضیح اور اُن کے اُصول و قواعد کے بغیر سمجھنا سخت مشکل ہے۔ لہذا آجکل بعض نام نہاد دانشوروں اور خود ساختہ فقیہوں کی طرف سے فقہائے کرام پر خواہ مخواہ اعتراضات کرنا اور ان پر کیچڑ اُچھالنا اسلامی شریعت کے خلاف ایک سوچی سمجھی سازش معلوم ہوتی ہے۔ اور یہ لوگ چاہتے ہیں کہ فقہائے کرام پر بے جا اعتراضات کر کے نہ صرف ان کی عظیم کوششوں اور کاوشوں پر پانی پھیر دیا جائے بلکہ عوام کو پورے فقہ اسلامی (اسلامک لا ISLAMIC LAW) سے بدظن کر دیا جائے، تا کہ وہ من مانی طور پر قرآن کی تشریح کر سکیں۔ ظاہر ہے کہ قرآن کی آزادانہ تفسیر کی راہ میں مذکورہ بالا تشریحات و تفصیلات سخت "رکاوٹ" کا باعث ہیں۔ لہذا اس سب سے بڑی رکاوٹ کو دور کرنے کے لئے وہ مختلف حربے استعمال کرتے ہیں۔

حالانکہ واقعہ کے لحاظ سے تو ہمیں فقہائے کرام کا ممنون اور احسانمند ہونا چاہیئے کہ انہوں نے اس سلسلے میں نہایت درجہ عرق ریزی اور جانفشانی کے ساتھ ایسے اصول مُرتب کر دیئے جو ہمارے لئے ایک رہنما (گائیڈ) کا کام دے سکتے ہیں۔ اور ہم اُن اُصولوں کی روشنی میں نہ صرف یہ کہ قرآن اور حدیث کی حکمتوں اور مصلحتوں کو صحیح طور پر سمجھ سکتے ہیں، بلکہ نئے نئے مسائل کا حل بھی دریافت کر سکتے ہیں۔ اور اس اعتبار سے یہ دو اہم ترین مقاصد ہیں جو ہمیں فقہ اسلامی اور اُن کے اُصولوں سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

قیاس واجتہاد مَن موم کب ہوتا ہے؟

اس سلسلے میں یہ حقیقت یاد رکھنی چاہیئے کہ قرآن اور حدیث ہی اسلامی شریعت کی اصل بنیاد ہیں۔ جن میں کسی قسم کی تبدیلی خارج از بحث ہے کیونکہ قرآن اور حدیث کے نصوص بذات خود مکمل ہیں۔ لہذا ان میں قیاس و اجتہاد کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ نصوص کی موجودگی میں قیاس و اجتہاد بجائے خود باطل قرار پاتا ہے۔

(جاری)

12 2739
10.2.92

اسلام کا نظام حکومت

(مؤلف: مولانا حامد الانصاری غازی)

اس کتاب میں اسلام کی ریاست عامہ کا مکمل دستور اساسی اور مستند ضابطہ حکومت پیش کیا گیا ہے یہ عظیم الشان تالیف اسلام کا نظام حکومت ہی پیش نہیں کرتی بلکہ نظریہ سیاست و سلطنت بھی منظر عام پر لائی ہے۔ طرز تحریر زمانہ حال کی تحقیق کے مطابق ہے ہمارے لٹریچر میں یہ پہلی کتاب ہے جو قانون قرآن نبوت اور دستور صحابہ کے علاوہ اسلام کے علماء اجتماعات کی بے شمار کتابوں اور عصر حاضر کے نوشتوں اور سالہا سال کی عرق ریزی کے بعد سامنے آئی ہے صفحات ۴۶۴ بڑی تقطیع

قیمت: تیس روپے -/۳۰

مجلد اعلیٰ کوالٹی: چالیس روپے -/۴۰

ندوۃ المصنفین، اردو بازار جامع مسجد دہلی